بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ ۷۷۸

ایمان کا دعویٰ اور حقیقتِ ایمانی

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب

ایک چیز کی ایک صورت ہوتی ہے اور ایک حقیقت ان دونوں میں بہت بڑی مشابہت کے باوجود بہت بڑا فرق بھی ہوتا ہے، آپ روزمرہ کی زندگی میں صورت اور حقیقت اور ان کے فرق سے خوب واقف ہیں۔ میں اس کی دو مثالیں دیتا ہوں۔ آپ نے مٹی کے پھل دیکھے ہوں گے جو اپنی شکل وصورت میں بالکل اصلی پھل معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن صورت و حقیقت میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ اصلی آم کوئی اور چیز ہے اور مٹی کا نقلی آم کوئی اور چیز، مٹی کے آم میں نہ اصلی آم کا ذائقہ ہے نہ خوشبو نہ رس نہ نرمی اور اس کی خاصیتیں، صرف آم کی شکل ہے۔ اور اس کا رنگ و روغن اس لئے اس کو آم کہیں گے مگر مٹی کا آم دیکھنے بھر کا ہے۔ نہ کھانے کا نہ سونگھنے کا، نہ ذائقہ نہ خوشبو،

آپ مردہ عجائب خانہ میں گئے ہوں گے۔ آپ نے دیکھا ہوگا۔ کہ وہاں سب درندے اور سب جانور موجود ہیں شیر بھی ہے اور ہاتھی بھی،

www.abulhasanalinadwi.org

تیندوا بھی، اور چیتا بھی، مگر بے حقیقت، بھُس بھری ہوئی کھالیں، جن میں نہ کوئی جان ہے نہ طاقت، شیر ہے مگر نہ اس کی آواز ہے، نہ غصہ، نہ طاقت ہے نہ ہیبت،

اب میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ صورت کبھی حقیقت کے قائم نہیں ہوسکتی۔ صورت سے حقیقت کے خواص کبھی ظاہر نہیں ہوسکتے۔ صورت کبھی حقیقت کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ صورت کبھی حقیقت کا بوجھ سنبھال نہیں سکتی۔ جب صورت کسی حقیقت کے مقابلہ میں آئے گی اس کو شکست کھانا پڑے گی۔ جب صورت پر حقیقت کا بوجھ ڈالا جائے گا صورت کی پوری عمارت زمین پر آرہے گی۔

صورت اور حقیقت کا یہ فرق ہر جگہ نمایاں ہوگا، ہر جگہ صورت کو حقیقت کے سامنے پسپا ہونا پڑے گا۔ یہاں تک کہ عظیم اور مہیب سے مہیب صورت اگر حقیر حقیقت کے مقابلہ میں آئے گی تو اس کو مغلوب ہونا پڑے گا۔ اس لئے کہ ہر چھوٹی سی چھوٹی حقیقت ہر بڑی سے بڑی صورت کے مقابلہ میں زیادہ طاقت رکھتی ہے۔ حقیقت ایک طاقت ہے۔ ایک ٹھوس وجود ہے۔ صورت ایک خیال ہے۔ دیکھئے ایک چھوٹا سا بچہ اپنے کمزور ہاتھ کے اشارہ سے ایک بھُس بھرے ہوئے مردہ شیر کو دھکا دے سکتا ہے۔ اس کو زمین پر گرا سکتا ہے۔ اس لئے کہ بچہ خواہ کتنا کمزور سہی ایک حقیقت رکھتا ہے۔ شیر اس وقت صرف صورت ہی صورت ہے، بچہ کی حقیقت شیر کی

www.abulhasanalinadwi.org

صورت پر آسانی سے غالب آجاتی ہے، یہ عالم حقائق کا مجموعہ ہے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں ایک حقیقت رکھی ہے۔ مال کی بھی ایک حقیقت ہے۔ اس کی محبت طبعی اور اس کی خواہش فطری ہے۔ اگر حقیقت نہ ہوتی تو اس کے متعلق احکام کیوں ہوتے؟ اس میں کشش کیوں ہوتی؟ اولاد ایک حقیقت ہے اس سے طبعی محبت اور فطری تعلق ہوتا ہے، اگر اولاد ایک حقیقت نہ ہوتی۔ تو شریعت میں اس کی پرورش و نگہداشت کے احکام اور فضائل کیوں ہوتے؟ اسی طرح طبعی ضروریات اور خواہشات کی بھی ایک حقیقت ہے۔ ان حقیقتوں پر ایک بالاتر قوی تر حقیقت ہی غالب آسکتی ہے کوئی صورت غالب نہیں آسکتی۔ یہ حقائق کتنے باطل آمیز سہی۔ ان پر فتح حاصل کرنے کے لئے اسلام و ایمان کی حقیقت درکار ہے۔ اسلام کی صورت کتنی مقدس سہی۔ ان پر فتح حاصل نہیں کرسکتی۔ اس لئے کہ ادھر حقیقتیں ہیں ادھر صرف صورت۔ آج ہم یہی کہہ رہے ہیں کہ صورت اسلام ادنےٰ ادنےٰ حقائق پر غالب آرہی ہے۔ اس لئے کہ صورت میں درحقیقت کچھ بھی طاقت نہیں۔ ہماری صورت اسلام، صورت کلمہ۔ صورت نماز، ہم سے ادنیٰ ترغیبات چھڑانے سے قاصر ہے، ادنیٰ عادات پر غالب آنے سے عاجز ہے۔ ہم کو موسم کی ادنیٰ سختی اور حقیر ترین خواہش کا مقابلہ کرنے کی طاقت عطا نہیں کرتی۔ آپ کا یہ کلمہ جو کبھی گردن کٹوا دینے کی طاقت رکھتا تھا۔ جو مال و اولاد کو اللہ کی راہ میں بے تکلف قربان کردینے

www.abulhasanalinadwi.org

کی قوت رکھتا تھا۔ جو وطن چھڑا دینے اور تختہ دار پر چڑھا دینے کی قوت رکھتا تھا آج وہ ان سردیوں میں صبح کی نماز کے لئے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ جو کلمہ زندگی بھر کی منہ لگی شراب شریعت کے ایک حکم پر ہمیشہ کے لئے چھڑا سکتا تھا، آج اگر ضرورت پڑ جائے تو آپ کی ادنے امر غوب چیز یا معمولی عادت بھی نہیں چھڑا سکتا، اس لئے کہ وہ کلمہ کی حقیقت تھی جس کے کارنامے آپ تاریخ اسلام میں پڑھتے ہیں کہ صحابہؓ کرام کی تاریخ کو اپنے اوپر اوڑھنا چاہتے ہیں۔ اس کو اپنی زندگی پر منطبق کرنا چاہتے ہیں جب وہ منطبق نہیں ہوتی، جب وہ لباس ہمارے اوپر راست نہیں آتا جب جگہ جگہ جھول پڑتے ہیں تو ہم شکایت کرتے ہیں تعجب کرتے ہیں کہ کلمہ وہ بھی پڑھتے تھے ہم بھی پڑھتے ہیں، پھر کیوں اسی طرح کے واقعات ظہور میں نہیں آتے، کیوں اسی طرح کے نتائج وثمرات برآمد نہیں ہوتے؛

دوستو اور بزرگو! اپنے نفس کو دھوکہ نہ دو، وہاں کلمہ کی حقیقت تھی۔ ایمان کی حقیقت تھی، نماز کی حقیقت تھی۔ یہاں کلمہ کی صورت ہے ایمان کی صورت ہے۔ جس طرح املی کے بیج سے آم کے پھل کی توقع فضول ہے اسی طرح صورت سے حقیقت کے خواص کی اُمید بے کار ہے۔ اور فریب نفس۔

حضرت خبیبؓ کا واقعہ آپ نے سنا ہے، پھانسی کے تختہ پر ان کو چڑھایا گیا، چاروں طرف سے نیزوں کی نوکوں نے کوچنا شروع کیا،

www.abulhasanalinadwi.org

برچھیوں سے ان کے جسم کو چھلنی کر دیا اور وہ صبر و استقامت کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے، عین اس حالت میں ان سے کہا جاتا ہے کہ کیا تم اس پر راضی ہو کہ تمہاری جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں؟ وہ تڑپ کر جواب دیتے ہیں کہ میں تو اس پر راضی نہیں کہ مجھے چھوڑ دیا جائے اور حضورؐ کے تلوہ میں کوئی کانٹا بھی چبھے۔ حضرت! کیا یہ صورت اسلام تھی جس نے ان کو تختہ دار پر ثابت قدم رکھا، اور ان کی زبان سے الفاظ کہلوائے نہیں وہ اسلام کی حقیقت تھی جو ان کے ہر زخم پر مرہم رکھتی تھی۔ جو ہر نیزے کی چبھن پر ان کے سامنے جنت کا نقشہ لاتی تھی اور ان کو دکھاتی تھی کہ یہ تمہاری اس تکلیف کا صلہ ہے بس چند لمحوں کا معاملہ ہے یہ جنت تمہاری منتظر ہے۔ یہ خدا کی رحمت تمہاری منتظر ہے۔ اگر تم نے اس فانی جسم کی اس فانی تکلیف کو گوارا کر لیا تو غیر فانی راحت تمہارا حصہ ہے۔ یہ عشق و محبت کی حقیقت تھی۔ جب ان سے کہا گیا کہ تم کو کیا یہ منظور ہے کہ تمہاری جگہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں، تو حضور کی صورت حقیقت بن کر ان کے سامنے آگئی اور ان کو گوارا نہ ہوا کہ اس جسم اقدس کو ایک کانٹے کی بھی تکلیف ہو۔

یہ چند پاک اور بلند حقائق تھے جو درد و تکلیف کی حقیقت پر غالب آگئے۔

صورت اسلام میں اس حقیقی درد و تکلیف کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہ پہلے تھی نہ اب ہے۔ صورت اسلام تو تکلیف کے تصورات اور خیالات کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتی ہم کو اور آپ کو معلوم ہے۔ کہ گذشتہ فسادات کے موقع پر

www.abulhasanalinadwi.org

خیالی خطرات کی بناء پر لوگوں نے صورتِ اسلام بدل دی مسلمانوں نے سروں پر چوٹیاں رکھیں اور غیر اسلامی شعار اختیار کئے اس لئے کہ ان غریبوں کے پاس صرف صورتِ اسلام تھی، وہ اس میدان میں ٹھہر نہیں سکتی تھی۔

آپ نے سُنا ہوگا کہ حضرت صہیب رومیؓ جب ہجرت کر کے جانے لگے تو کفار مکہ نے ان کو راستہ میں روکا اور کہا کہ صہیب تم جا سکتے ہو مگر یہ مال نہیں لے جا سکتے جو تم نے ہمارے شہر میں پیدا کیا ہے۔ اب حقیقت اسلام کا حقیقت مال سے مقابلہ تھا، حقیقت اسلام اپنی مقابل حقیقت پر غالب آئی۔ اگر صورتِ اسلام ہوتی تو وہ حقیقت مال کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی آپ نے سُنا ہے کہ حضرت ابو سلمہؓ جب ہجرت کر کے جانے لگے تو کفار ان کا راستہ روک کر کھڑے ہو گئے انہوں نے کہا کہ تم جا سکتے ہو مگر ہماری لڑکی ام سلمہ کو نہیں لے جا سکتے۔ اب حقیقت اسلام کا ایک حقیقت سے مقابلہ تھا۔ وہ حقیقت کیا تھی۔ بیوی کی محبت جو ایک حقیقت ہے لیکن اسلام کی حقیقت مومن کے دل میں ہر حقیقت سے زیادہ طاقت ور اور گہری ہوتی ہے انہوں نے بیوی کو اللہ کے حوالے کیا اور تن تنہا چل دیئے۔ کیا صورتِ اسلام میں اتنی طاقت ہے دنیا میں بھی فتح و نصرت تائید و اعانت کے وعدے "حقیقت ایمان" ہی کے ساتھ مشروط ہیں۔ صاف فرماتا ہے۔

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين ط

(ترجمہ) سست و غمگین نہ ہو تو تم ہی سر بلند ہو، اگر تم حقیقتاً صاحب

www.abulhasanalinadwi.org

ایمان ہو۔

ظاہر ہے کہ اس آیت میں خطاب مسلمانوں ہی کو ہے۔ لیکن پھر بھی شرط لگائی کہ اگر تم میں حقیقت ایمان پائی جاتی ہے۔ تو پھر تمہاری سربلندی میں شک نہیں۔

دوسری آیت میں بھی صفت ایمان ہی پر اپنی مدد کا وعدہ فرمایا۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۔ (المومن)

(ترجمہ) ہم ضرور ضرور اپنے پیغمبروں کی مدد کریں گے اور ان لوگوں کی جو صفتِ ایمان سے متصّف ہیں، دنیا کی زندگی میں بھی، اور آخرت میں بھی، جب اللہ کے گواہ کھڑے ہوں گے۔

اسی حقیقت ایمانی پر خلافتِ ارضی، دین کے اقتدار اور امن و اطمینان کا وعدہ فرمایا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ سورۃ النور

(ترجمہ) ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان رکھتے ہیں۔ اور جن کے عمل صالح ہیں۔ اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو زمین کی خلافت سے سرفراز کرے گا۔ جیسے ان لوگوں کو سرفراز کیا جو ان سے پہلے تھے۔ اور ان کے دین کو جو اللہ کا پسندیدہ ہے۔ اقتدار عطا فرمائے گا۔ اور ان کے خوف کو امن سے

www.abulhasanalinadwi.org

بدل دے گا۔

لیکن باوجود اس کے کہ یہ سارے وعدے ایمان وعمل صالح کی بنیاد پر تھے۔ پھر یہ شرط فرمائی۔ کہ یہ ضروری ہے۔ کہ اس میں اسلام کی حقیقت (توحید کامل) پائی جائے۔

یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا (النور)

ترجمہ (اس شرط سے) کہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔

پس اس وقت سب سے بڑا کام اور امت کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے۔ کہ اس کے عموم اور سوادِ اعظم کی صورت سے حقیقت اسلام میں روحِ اسلام اور حقیقت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس وقت امت کی سب سے بڑی احتیاج یہی ہے، اسی سے اس کے سب حالات اور اس کے نتیجہ میں دُنیا کے حالات بدلیں گے دنیا کے حالات اس امت کے تابع اور اس امّت کے حالات اس حقیقت کے تابع ہیں۔ یہ امّت حضرت مسیح (علیہ السلام) کے الفاظ میں زمین کا نمک ہے۔ دیگ کا مزہ نمک کے تابع ہے۔ اور نمک کا مزا اس کی نمکینی پر موقوف ہے۔ اگر نمک کی نمکینی ختم ہو جائے تو وہ نمک کس کام کا۔ اور پھر کھانے کو خوش ذائقہ بنانے والی چیز کہاں سے آئے گی۔ آج ساری زندگی بے کیف و بے روح ہے اس لئے کہ اس امّت کی بڑی تعداد حقیقت سے عاری اور روح سے خالی۔

www.abulhasanalinadwi.org

پھر زندگی میں روح اور حقیقت کہاں سے آئے۔

دنیا کی اور قومیں بھی ہیں۔ جو ہزاروں برس سے اپنے مذہب کی حقیقت اور روح سے خالی ہو چکی ہیں۔ اور ان میں صرف چند بے روح رسمیں اور چند بے حقیقت صورتیں رہ گئی ہیں۔ لیکن قوموں کی دینی اور روحانی زندگی ختم ہو چکی ہے ان کی زندگی کے سوتے خشک ہو چکے ہیں، آج دنیا کی کوئی طاقت کوئی شخصیت کوئی اصلاح۔ ان کی زندگی اور حقیقی روح پیدا نہیں کر سکتی۔ ایک نئی قوم کا بن جانا ان قوموں کی دوبارہ زندگی سے آسان ہے۔ جن لوگوں نے ان قوموں میں از سر نو دینی زندگی اور اخلاقی روح پیدا کرنے کی انتہائی جدوجہد کی۔ وہ زمانہ حال کے وسائل اور سہولتوں کے باوجود سخت ناکام رہے اس لئے کہ درحقیقت ان میں ایمان و یقین اور دینی روح پیدا کرنے کا سرچشمہ عرصہ ہوا خشک ہو چکا ہے جب کسی درخت کی جڑ خشک ہو چکی ہو۔ اور اس کی رگیں زمین چھوڑ چکی ہوں۔ تو ان کی پتیوں کو پانی دینے سے کچھ نہیں ہوتا۔

لیکن اس امت کی زندگی کا سرچشمہ موجود ہے۔ اس امت کی زندگی کا دوسرا سرا موجود ہے۔ اور یہ امت اس سے وابستہ ہے۔ وہ ہے اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان، آخرت اور حساب کتاب کا یقین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اقرار۔ اس امت کو اس گئی گذری حالت میں بھی اللہ اور اس کے رسولؐ سے جو تعلق ہے۔ وہ دوسری قوموں کے خواص کو بھی

www.abulhasanalinadwi.org

نصیب نہیں۔اس لحاظ کے زمانہ میں بھی جتنی حقیقت اس میں پائی جاتی ہے وہ دوسری قوموں میں مفقود ہے۔اس کی کتاب آسمانی (قرآن مجید) محفوظ ہے۔اور اس کے ہاتھوں میں ہے۔اس کے پیغمبر کی سیرت اور زندگی جو آج بھی ہزاروں لاکھوں دلوں کو گرما دینے اور زمانہ کے خلاف لڑا دینے کی طاقت رکھتی ہے۔مکمل طور پر موجود ہے۔اور آنکھوں کے سامنے ہے صحابہ کرامؓ کی زندگی۔ان کی زندگی۔ان کی زندگی کا انقلاب اور ان کی کوشش سے دنیا کا انقلاب نظر کے سامنے موجود ہے، یہ سب زندگی کے چشمے ہیں۔یہ سب حرارت اور روشنی کے مرکز ہیں۔صرف اس کی ضرورت ہے کہ اس امّت میں صورت سے حقیقت کی طرف ترقی کی ضرورت کا عام احساس پیدا ہو، زندگی کے ان مرکزوں سے تعلق پیدا ہو اور مادی و معاشی انہماک سے اس کو ان مرکزوں سے اکتساب فیض کی فرصت ملے۔اور وہ اپنی اصلی زندگی کے چند دن گذار کر اپنی زندگی میں انقلاب اور اپنی پوری زندگی میں ایمان و احتساب (اللہ کے وعدوں پر یقین اور اس کی رضا کے شوق میں کام کرنے کی روح پیدا کرے۔

ہماری دعوت صرف یہ ہے، کہ

یا ایھا الذین اٰمنوا اٰمنو۔

اے مسلمانو! صورت اسلام سے حقیقت ایمان کی طرف ترقی کرو۔

ہمارا مستقبل ہفتہ وار اجتماعات جن کی ہم شہر شہر اور قصبہ قصبہ دعوت

www.abulhasanalinadwi.org

دیتے ہیں اسی لئے ہیں) کہ ہر آبادی میں ایسے مرکز قائم ہوں۔ جہاں مسلمان جمع ہو کر اپنی زندگی کا بھولا ہوا سبق یاد کریں۔ جہاں سے ان کو حقیقت اسلام کا پیغام ملے، جہاں ان کو اپنی کھوئی ہوئی زندگی کا سراغ لگے۔ جہاں سیرت نبویؐ اور اصلی اسلامی زندگی کے واقعات اور دین کی بنیادی واصولی دعوت کے ذریعہ ان میں دینی جذبات واحساسات بیدار ہوں) اور ان میں دینی انقلاب کی خواہش پیدا ہو۔ اگر یہ مرکز اور اس طرح کے اجتماعات نہ ہوئے تو بڑے پیمانے پر اور طاقتور و موثر طریقے پر امت کی اکثریت میں "حقیقت اسلام" اور "روح اسلام" پیدا ہونے کی کیا توقع ہے۔

پھر ہم مسلمانوں کو اس کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ کچھ دن حقیقت اسلام کو حاصل کرنے اور اس کو اپنے میں راسخ کرنے کے لئے اپنے اوقات فارغ کریں اور اس ماحول سے نکل کر جس میں حقیقت اسلام اور ایمانی کیفیات اُبھرنے نہیں پاتیں ایک ماحول میں وقت گذاریں جہاں اصلی رنگ کی جھلک موجود ہو۔ جہاں علم وذکر) دعوت و تبلیغ، خدمت وایثار، تواضع وخلق محنت وجفاکشی کی زندگی ہو۔ ہم اس وقت مسلمانوں کو اس مقصد کے لئے جماعتوں کی شکل میں نکلنے کی دعوت دیتے ہیں۔ اگر مسلمانوں کی بڑی تعداد اس کی جزو زندگی بنالے اور اس کا رواج پڑجائے۔ تو ہم کو اللہ کی ذات سے اُمید ہے۔ کہ کروڑوں مسلمانوں تک حقیقتِ اسلام کا یہ پیغام پہنچ جائے گا۔ اور لاکھوں مسلمانوں کی زندگی میں دینی روح، ایمان واسلام کی حقیقت اور اسکی صفات وکیفیات

www.abulhasanalinadwi.org

پیدا ہو جائیں گی۔

حضرات! ہم اس سے بالکل مایوس نہیں ہیں۔ کہ اس زمانہ میں حقیقت اسلام پیدا نہیں ہو سکتی۔ ہم کسی ایسے زمانہ اور انقلاب کے قائل نہیں ہیں کہ اس زمانہ میں حقیقت اسلام دوبارہ پیدا نہیں کی جا سکتی۔ آپ پیچھے مڑ کر دیکھئے۔ تاریخ کے سمندر میں آپ کو حقیقت اسلام کے جزیرے بکھرے ہوئے نظر آئیں گے۔ بارہا حقیقت اسلام ابھری ہوئی اور ایمانی کیفیات پیدا ہوئیں وہیں اللہ اور رسولؐ پر یقین واعتماد، وہی شہادت کا ذوق، جنت کا شوق، وہی دنیا پر آخرت کی ترجیح جب کہیں اور جہاں کہیں حقیقت اسلام پیدا ہو گئی۔ اس کے ظاہری قرائن وقیاسات کے خلاف حالات پر اور مخالف طاقتوں پر فتح پائی ہے۔ تمام گذرے ہوئے واقعات کو دہرا دیا ہے۔

آدمی بیوی کو چھوڑ دے بچّہ کو چھوڑ دے۔ ہم نے تو دیکھا ہے کہ لوگوں نے بیوی اور بچوں کے لئے کفر تک کو اختیار کر لیا ہے۔ اور صورت اسلام کی ذرا پرواہ نہیں کی ہے۔

آپ نے سُنا ہے کہ حضرت ابو طلحہؓ نماز پڑھ رہے تھے ایک چھوٹی سی چڑیا ان کے باغ میں آگئی، اور اس کو پھر جانے کا راستہ نہ ملا۔ حضرت ابو طلحہؓ کی توجہ ہٹ گئی۔ نماز کے بعد انہوں نے پورا باغ صدقہ کر دیا۔ اس لئے کہ حقیقت نماز اس شرکت کو گوارا نہیں کر سکتی تھی۔ باغ کی بھی ایک حقیقت ہے۔ اس کی سرسبزی اس کی فصل۔ اس کی قیمت کی ایک حقیقت ہے اس

www.abulhasanalinadwi.org

حقیقت کا مقابلہ صورت نماز نہیں کرسکتی، اس کا مقابلہ اس لئے نہیں کرسکتی کہ وہ حقیقت سے خالی اور ایک صورت ہے۔

آپ نے سنا ہوگا کہ یرموک کے میدان میں چند ہزار مسلمان۔ اور کئی لاکھ رومی، ایک عیسائی (جو مسلمانوں کے جھنڈے کے نیچے لڑ رہا تھا) کی زبان سے بے اختیار نکلا کہ رومیوں کی تعداد کا کچھ ٹھکانہ ہے۔ حضرت خالدؓ نے کہا خاموش! خدا کی قسم اگر میرے گھوڑے اشقر کے سُم درست ہوتے تو میں رومیوں کو پیغام بھیجتا کہ اتنی ہی تعداد اور میدان میں لے آئیں۔ حضرات! حضرت خالدؓ کو یہ اطمینان و اعتماد کیوں تھا۔ اور وہ رومیوں کی تعداد کو بے حقیقت کیوں سمجھتے تھے؟ اس لئے کہ وہ حقیقت اسلام رکھتے تھے اور سمجھتے تھے کہ اس کے مقابلہ میں صرف رومیوں کی صورتیں ہیں جو ہر طرح کی حقیقت سے خالی ہیں، یہ لاکھوں صورتیں اسلام کی حقیقت کے سامنے نہیں ٹھہر سکتیں۔

ہم یقیناً کلمہ پڑھتے ہیں، ہم میں سے بہت سے لوگ کلمہ کے معنی سے بھی واقف ہیں، لیکن حقیقت کلمہ اور کوئی چیز ہے، وہ ان الفاظ و معنی سے بہت بلند ہے۔ کلمہ کی یہ حقیقت صحابہ کرامؓ کو حاصل تھی وہ جب کہتے تھے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تو واقعتاً سمجھتے تھے۔ کہ اللہ کے سِوا کوئی معبود نہیں، اللہ کے سوا کوئی حاکم و بادشاہ نہیں، اللہ کے سوا کوئی محبت اور خوف کے لائق نہیں) اللہ کے سوا کوئی امید و توقع کے قابل نہیں، اللہ کے سوا کسی کی ہستی کوئی ہستی نہیں کیا یہ سب حقیقتیں ہم سب کے دل میں اُتری ہوئی ہیں۔ ہمارے دماغ کے اندر بسی

www.abulhasanalinadwi.org

ہوئی ہیں، ہماری زندگی کے اندر جڑ پکڑے ہوئے ہیں؟ اگر ہم ان حقیقتوں سے واقف بھی ہوتے تو لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے ہمیں احساس ہوتا کہ ہم کتنی بڑی بات کہہ رہے ہیں جس کو اس حقیقت کا ذرا سا بھی احساس ہے۔ اسلام کا دعویٰ کرتے ہوئے سمجھتا ہے۔ کہ وہ کتنا بڑا دعویٰ کر رہا ہے سے

چو می گویم مسلمانم بلرزم ! کہ دانم مشکلات لا الہ را !

ہم سب مانتے ہیں کہ آخرت برحق ہے۔ جنت و دوزخ برحق ہے مرنے کے بعد یقیناً زندہ ہونا ہے لیکن کیا سب کو ایمان کی وہ حقیقت حاصل تھی اس حقیقت کا نتیجہ یہ تھا کہ ایک صحابی کھجور کھاتے کھاتے پھینک دیتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ ان کے ختم ہونے کا انتظار کرنا میرے لئے بہت مشکل ہے اور فوراً آگے بڑھ کر شہادت حاصل کرتا ہے اس لئے کہ جنت اس کے لئے ایک حقیقت تھی۔ اور وہ حقیقت اس کی آنکھوں کے سامنے تھی اس کی حقیقت جس کو حاصل تھی وہ قسم کھا کر کہتا تھا کہ مجھے احد پہاڑ کی اس طرف سے جنت کی خوشبو آرہی ہے۔ یرموک کے میدان میں ایک صحابی حضرت ابو عبیدہ رضؓ کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ امیرا میں سفر کے لئے تیار ہوں کوئی پیغام تو نہیں کہنا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہاں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں ہمارا اسلام عرض کرنا۔ اور کہنا کہ آپ نے جو وعدے فرمائے تھے۔ وہ سب پورے ہو رہے ہیں۔ یہ ہے یقین کی حقیقت، اس حقیقت پر کون سی قوت غالب آسکتی ہے اور ایسی حقیقت رکھنے والی جماعت پر کون سی جماعت غالب آسکتی ہے؟ آمت

www.abulhasanalinadwi.org

ہیں جو سب سے بڑا انقلاب ہوا وہ یہ کہ اس کی ایک بڑی تعداد اور شاید سب سے بڑی تعداد میں صورت نے حقیقت کی جگہ لے لی۔ یہ آج کی بات نہیں۔ یہ صدیوں کی پرانی حقیقت ہے۔ صدیوں سے صورت نے حقیقت کی جگہ حاصل کر رکھی ہے۔ عرصہ تک دیکھنے والوں کو صورت پر حقیقت کا دھوکہ ہوتا رہا۔ اور وہ حقیقت کے ڈر سے اس صورت کے قریب آنے سے بچتے رہے لیکن جب کسی نے ہمت کر کے اس صورت کو چھوا تو معلوم ہوا کہ اندر سے پول ہے اور حقیقت غائب ہو چکی ہے۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ کبھی کبھی کاشتکار کھیت میں ایک لکڑی گاڑ کر اس پر کوئی کپڑا ڈال دیتا ہے جس کو دیکھ کر پرندوں اور جانوروں کو شبہ ہوتا ہے کہ کوئی آدمی رکھوالی کر رہا ہے۔ لیکن اگر کبھی کوئی سیانا کوا یا ہوشیار جانور ہمت کر کے کھیت میں جا پڑے تو ظاہر ہے کہ وہ بے جان شبیہ کچھ نہیں کر سکتی پھر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سارے جانور اس کھیت کو روند ڈالتے ہیں اور پرندے اس کا ستیاناس کر دیتے ہیں۔

مسلمانوں کے ساتھ یہی واقعہ پیش آیا، ان کی صورت حقیقت بن کر صدیوں ان کی حفاظت کرتی رہی۔ قومیں ان کے قریب آنے سے ڈرتی تھیں، حقیقت اسلام کے واقعات ان کے ذہن میں تازہ تھے۔ اور کسی کو مسلمانوں پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی، لیکن کب تک ؟ جب تاتاریوں نے بغداد پر چڑھائی کی جس پر حملہ کرنے سے وہ برسوں احتیاط کرتے

www.abulhasanalinadwi.org

رہے۔ تو اس صورت کی حقیقت کھل گئی اور مسلمانوں کا بھرم جاتا رہا، اس وقت سے صورت اسلام حفاظت کرنے کے لئے یہ کافی نہیں ہے۔ اب صرف حقیقت اسلام ہی اس کی امت کی حفاظت کر سکتی ہے۔

آپ تاریخ اسلام میں مسلمانوں کی ناکامی کی تلخ داستانیں پڑھتے ہیں یہ حقیقت کی شکست کے واقعات نہیں یہ سب صورت کی شکست و ہزیمت کے واقعات ہیں صورت نے ہم کو ہر معرکہ میں رسوا اور ذلیل کیا لیکن خطا ہماری تھی ہم نے غریب صورت پر حقیقت کا بوجھ رکھنا چاہا وہ اس بوجھ کو سہار نہ سکی۔ خود بھی گری اور پوری عمارت کو بھی زمین پر لے آئی۔

عرصہ دراز سے صورتِ اسلام معرکہ آزما ہے اور شکست پر شکست کھا رہی ہے اور حقیقت اسلام مفت میں بدنام اور دنیا کی نگاہوں میں ذلیل ہو رہی ہے۔ دنیا سمجھ رہی ہے کہ ہم اسلام کو شکست دے رہے ہیں۔ اس کو خبر نہیں کہ حقیقت اسلام تو مدت سے میدان میں آئی ہی نہیں۔ اس کے مقابلہ میں صرف مسلمانوں کی صورت ہے۔ نہ کہ اسلام کی حقیقت۔

یورپ میں قوموں کے مقابلہ میں ترکی میدان میں آیا لیکن اسلام کی ایک نڈھال صورت لے کر یہ نحیف و نزار صورت مقابلہ میں نہ ٹھہر سکی۔ فلسطین میں تمام عرب قومیں اور سلطنتیں مل کر یہودیوں کے مقابلہ میں آئیں لیکن حقیقتِ اسلام شوقِ شہادت جذبہ جہاد اور ایمانی کیفیات سے اکثر عاری عربی قومیت کے نشہ میں سرشار، صرف اسلام کے نام و نسب سے آراستہ، نتیجہ یہ ہوا کہ اس

www.abulhasanalinadwi.org